REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3

جلد ۲۶

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شمارہ ۱۲

شرح چندہ: سالانہ: ۱۵ روپے — ششماہی: ۸ روپے — ممالکِ غیر: ۳۰ روپے — فی پرچہ: ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin-143516.

۳ ربیع الثانی ۱۳۹۷ ہجری — ۲۴ امان ۱۳۵۶ ہش — ۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۳/۳/۱۴ کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لیے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اس بارہ میں مفصل رپورٹ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

قادیان ۲۱ امان (مارچ) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

الحمد للہ!!

پینکال میں مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا تیسرا کامیاب اجتماع!

○ تمام جماعتوں کے خدام اور نمائندگان کی بکثرت شمولیت ○ مختلف قسم کے علمی اور ورزشی مقابلے ○

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ اڑیسہ کا تیسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹ و ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش (۱۹ و ۲۰ فروری ۱۹۷۷ء) کو منعقد ہو کر مختلف قسم کے تربیتی، علمی اور ورزشی مقابلوں کے بعد نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک!

خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع کیرنگ میں اور دوسرا اجتماع نرگاؤں میں منعقد ہوا تھا۔ تیسرے اجتماع کے لیے پینکال کی تجویز کر کے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے منظوری حاصل کر لی گئی تھی۔

اجتماع کی تیاری

اجتماع کی مقررہ تاریخوں سے کافی دن پہلے تیاری شروع کر دی گئی۔ جماعتِ احمدیہ پینکال کے خدام نے صدر جماعت اور قائد صاحب کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اگرچہ اڑیسہ کی تمام جماعتوں کی مجالس نے اس اجتماع کے انتظامات کیلئے مقررہ مالی امداد پیش کر دی تاہم پینکال کی جماعت نے اخراجات کا معتدبہ حصہ اپنے ذمہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

نظارت دعوۃ و تبلیغ اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی ہدایت کے مطابق خاکسار اجتماع سے پانچ روز قبل پینکال پہنچ کر جملہ انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور اپنے قیام کے دوران تربیتی تقاریر اور درس و تدریس کے ذریعہ نوجوانوں کو مالی اور اوقات کی قربانی کیلئے ترغیب دلاتا رہا۔ اجتماع کے جملہ کام مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت۔ مکرم محمد سرور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور خاکسار کی نگرانی میں ہوتے رہے۔ تاہم اجتماع سے چند روز قبل پانچ افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اور خدام کی مندرجہ ذیل شعبہ جات کے سلسلہ میں ڈیوٹیاں تقسیم کر دی گئیں:۔

استقبال۔ رہائش۔ تعمیر جلسہ گاہ۔ تیاری طعام۔ تقسیم طعام۔ آب رسانی۔ صفائی۔ انتظام روشنی و لاؤڈ سپیکر وغیرہ۔

تعمیر جلسہ گاہ

مکرم صدر صاحب کی ہدایت پر پینکال کے خدام۔ اطفال و انصار نے جنگل سے لکڑی، درختوں کی ٹہنیاں وغیرہ اکٹھی کر کے ایک وسیع و عریض جلسہ گاہ تعمیر کیا اس شعبہ کے انچارج مکرم عبد الرحمٰن صاحب تھے مقامی احباب نے اس کام کو بڑی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اجتماع کی تشہیر

جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کو اجتماع کی مقررہ تاریخوں سے کافی عرصہ پہلے ہی مطلع کر دیا گیا تھا۔ پھر اخبار بدر میں بھی اجتماع کے متعلق اعلان ہوتے رہے۔ ایک دو دن قبل لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرب و جوار کے دیہاتوں میں تشہیر کی گئی۔ نیز چیدہ افراد کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس تشہیر کے نتیجہ میں حاضری میں کافی اضافہ ہوا۔

مہمانوں کی آمد

خدا کے فضل و کرم سے پینکال کی ساری آبادی احمدیوں پر مشتمل ہے۔ الحمد للہ۔ مورخہ ۱۸ فروری کا دن کافی گہما گہمی کا دن تھا۔ اہلیانِ پینکال مہمانوں کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ نماز جمعہ سے قبل شروع ہوا جو رات دس بجے تک جاری رہا۔ مہمان اور میزبان دونوں ایکدوسرے سے مل کر خوش ہو رہے تھے اور روحانی لذت حاصل کر رہے تھے۔!

اس اجتماع میں شرکت کیلئے جماعت ہائے احمدیہ کرڈاپلی۔ کوٹیلہ۔ ارکھ پٹنہ۔ تانرکوٹ غنجیہ پاڑہ۔ جھاڑسونگھڑا۔ راؤل کیلا۔ موسی بنی مائنز۔ سورو۔ بھدرک۔ کٹک۔ سونگھڑہ کیندراپاڑہ۔ محمود نگر۔ بھوبنیشور۔ کیرنگ مانکا گوڑا۔ نرگاؤں وغیرہ کے خدام اور نمائندگان تشریف لائے۔

اجتماع کا پہلا دن

پہلا اجلاس

آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۹ فروری ۸½ بجے صبح مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت پینکال کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبد الجلیل نے کی۔ بعدہٗ مکرم روشن احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ع

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد صدر محترم نے اجتماعی دعا کروائی پھر خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا۔ جملہ حاضرین تعظیماً کھڑے ہو کر زیر لب دعائیں کرتے رہے۔ جب لوائے خدام الاحمدیہ فضا میں پوری شان کے ساتھ لہرانے لگا تو پرجوش نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعروں سے فضاء گونج اٹھی۔

ازاں بعد مکرم رشید احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے خدام کو اس تربیتی اور روحانی اجتماع میں شرکت پر خوش آمدید کہا۔ اور خدام کو اس اجتماع کی برکات سے پورے طور پر مستفید ہونے کی تلقین کی۔

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر اجلاس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا برقی پیغام سنایا۔ جو حضور نے ازراہِ شفقت

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم مدظلہا کی تشویشناک علالت

شفایابی کے لئے احباب دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ

قادیان ۲۱ امان (مارچ) - ربوہ سے حضرت ناظر صاحب خدمت درویشاں بذریعہ گرامی نامہ محررہ ۳/۹ ' اطلاع فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ۵/۶ روز سے تشویشناک طور پر خراب ہے - ان دنوں میں کھانے یا پینے کی کوئی چیز بھی گلے سے نہیں اتری - دن میں دو دفعہ گلوکوز intraveinous دیا جاتا ہے - گلے میں بلغم بھی رک جاتا ہے - اور بڑی مشکل سے صاف کیا جاتا ہے - ۲/۳ دن تو آکسیجن بھی لگی رہی - ایک دن بخار بھی ۱۰۵ ہوگیا تھا - پھر بخار میں کمی ہوگئی لیکن آج صبح ۱۰۱ تھا - حالت تشویشناک ہی ہے - اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے -

اس کے بعد اخبار الفضل میں شائع شدہ ۳/۱۴ کی اطلاع ہے کہ ناک کے ذریعہ معدہ میں نلکی لگادی گئی ہے اور اس کے ذریعہ سیال غذا پہنچائی جاتی ہے -

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں - اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے اور آپ کا مبارک وجود دیر تک صحت کے ساتھ ہم میں موجود رکھے - آمین -

بھیج درود اُس محسن پر تو دن میں سو سو بار :: پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

(حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا)

اس اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا - حضور انور نے اس پیغام میں خدام کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اسلام کی آخری اور مکمل فتح کی ذمہ داری خدام پر ہے - اس لئے خدام اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں -

اس کے بعد تلاوت قرآن مجید اور اردو نظم خوانی کے مقابلے ہوئے - جس میں خدام نے ذوق و شوق سے حصہ لیا - آخر میں مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی آپ نے خدام کو بعض اصلاحی امور کی طرف توجہ دلائی - اور یہ اجلاس ۱۱/۲ ۱ بجے ختم پذیر ہوا -

امتحان دینی معلومات

۱/۲ ۱۱ بجے خدام کا ایک امتحان ہوا جس کے بارہ میں خدام کو پہلے سے ہی اطلاع دیدی گئی تھی - اس میں تقریباً ایک صد خدام نے حصہ لیا -

دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر سے فارغ ہونے کے بعد اس اجتماع کے پروگرام کے مطابق دوسرا اجلاس مکرم سید منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور کی صدارت میں منعقد ہوا - مکرم عبداللہ بلال نومسلم کی تلاوت اور عبدالسمیع خان صاحب - شیخ عبداللہ صاحب اور شیخ مختار حسین کی نظم کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا اس مقابلے میں مندرجہ ذیل چار عنوان رکھے گئے تھے - (۱) عقائد احمدیت (۲) اجرائے نبوت (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) صداقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ---- اس مقابلہ میں خدام نے پوری تیاری کے ساتھ حصہ لیا - اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی بھرپور کوشش کی - اس مقابلہ کے بعد اڑیہ نظم خوانی کا مقابلہ ہوا - آخر میں خاکسار نے تقریر کی اور خدام کو تعلیم و تربیت کے اس قیمتی موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین کی - اور یہ اجلاس شام ۱/۲ ۷ بجے ختم ہوا ---- !

مجلس شوریٰ

نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد خدام کا شوریٰ کا اجلاس ہوا - جس میں آئندہ سال آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ سورو میں منعقد کیا جانا طے پایا - اور ایک رسالہ اڑیہ زبان میں نکالے جانے کا معاملہ بھی زیر غور آیا - اس کے علاوہ بعض اور اہم و ضروری مسائل پر بھی غور و خوض ہوا - نیز آئندہ اجتماع کے لئے ۱۷ صد روپے کا بجٹ تیار کیا گیا -

اجتماع کا دوسرا دن

اجتماعی وقارِ عمل

۲۰ فروری کی صبح نماز اور درس سے فارغ ہوکر طے شدہ پروگرام کے مطابق جملہ خدام اپنے اپنے قائدین کے ساتھ نیا پٹنہ کے ہندو محلہ میں وقارِ عمل کے لئے پہنچ گئے - اور پوری بستی میں صفائی کا کام احسن رنگ میں سرانجام دیا - جس کا غیروں پر بھی بہت اچھا اثر پڑا - اور اس موقع پر مناسب رنگ میں تبلیغ بھی کی گئی -

ورزشی مقابلے

صحت جسمانی کو برقرار رکھنے اور کھیلوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ورزشی مقابلوں کا پروگرام بھی رکھا گیا چنانچہ اس ضمن میں لمبی دوڑ دوڑ - ہائی جمپ - لانگ جمپ اور سائیکل ریس وغیرہ کے مقابلے ہوئے - خدام نے ان مقابلوں میں بہت شوق سے حصہ لیا -

اختتامی اجلاس اور تقسیم انعامات

یہ اجلاس مکرم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی سے شروع ہوا - ازاں بعد حفظِ قرآن کا مقابلہ ہوا - اس ضمن میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بعض مخلص نوجوانوں نے بعد مشورہ یہ طے کیا کہ لوگوں میں حفظِ قرآن کے شوق کو فروغ دینے کے لئے گرانقدر انعام رکھے جائیں - چنانچہ اس مرتبہ پانچ افراد اس مقابلے میں شریک ہوئے - خدا تعالیٰ ان نوجوانوں کو جو اس سکیم میں حصہ لیتے ہیں جزاء خیر دے - آمین -

اس کے بعد تمام مجالس کے نمائندگان نے اپنی اپنی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی -

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ تقسیم انعامات کے لئے جناب سبھاش پٹنائک جنرل منیجر تگریہ کو مدعو کیا گیا تھا - چنانچہ موصوف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لے آئے اور اجتماع کے پروگرام کو سماعت کیا - اور تقریب کے اختتام پر انعامات تقسیم فرمائے -

پیغام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اختتامی اجلاس کے دوران خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا برقی پیغام پڑھ کر سنایا - جو محترم موصوف نے ازراہِ مہربانی ارسال فرمایا تھا -

پیغام کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب معلم وقف جدید متعین کیندرا پاڑہ نے آدھ گھنٹہ تک اڑیہ زبان میں ایک برجستہ تقریر کی - جس سے غیر مسلم دوستوں کو کافی معلومات حاصل ہوئیں - اور وہ اچھا اثر لے کر گئے ---- اس اجتماع کے موقع پر ۲۲

۲۲ علاوہ دیگر تربیتی فوائد کے ایک یہ بھی فائدہ ہوا کہ نوجوانوں نے شادی بیاہ کے مواقع پر اسلامی تعلیم کے مطابق جہیز کا مطالبہ نہ کرنے کا عہد کیا -

تقسیم انعامات سے قبل مکرم رشید احمد صاحب بی - اے نے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ فاضل کی وفات پر قرارداد تعزیت پیش کی جملہ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا -

آخر میں جناب سبھاش پٹنائک نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے ---- سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ بھوبنیشور اول رہی - لہٰذا بڑی شیلڈ کی مستحق یہ مجلس ہوئی - مجموعی لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ اول رہی اس لحاظ سے "محمد یوسفی میموریل رننگ کپ" کی یہ مجلس مستحق قرار دی گئی - مکرم عبدالجلیل صاحب حفظِ قرآن مجید کے مقابلہ میں اول رہے - اور انعام حاصل کیا - مکرم سید منیر احمد صاحب بی اے بھوبنیشور تقریر کے مقابلہ میں اول آئے - مکرم سیف الرحمٰن صاحب بی اے بی ایڈ اردو نظم خوانی میں اور مکرم شیخ سلیم الدین صاحب آف کیرنگ اڑیہ نظم خوانی میں اول رہے - مکرم سید انور احمد صاحب سونگھڑا قرآن مجید کی تلاوت کے مقابلہ میں اول آئے - دینی معلومات کے امتحان میں مکرم سیف الرحمٰن صاحب اول رہے - مرکزی امتحان میں صوبہ اڑیسہ میں مکرم طاہر احمد صاحب آف کٹک اول رہے - اللہ تعالیٰ سب کو مبارک کرے -

تقسیم انعامات کے بعد جناب سبھاش پٹنائک نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا یہ اجتماع دیکھ کر مجھے خوشی حاصل ہوئی خصوصاً ادھرم کے اس دور دورہ میں جبکہ نوجوان دنیا کے لہو و لعب میں مشغول ہیں احمدی نوجوانوں کا دھرم کے ساتھ اس قدر شغف اور پیار واقعی قابلِ تعریف ہے - اور میرا یہ یقین ہے جو جماعت انسانیت کی خدمت کے لئے قائم ہے وہ کبھی ناکام نہ ہوگی -

آخر میں خاکسار نے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور خدام کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی - خاکسار کے بعد مکرم محمد سرور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت نے جملہ حاضرین اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا -

ججز کے فرائض مکرم مولوی فضل عمر صاحب - مکرم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب اور خاکسار نے سرانجام دیئے -

اس اجلاس کے بعد جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منایا گیا - رات ۱/۲ ۱۰ بجے یہ روحانی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا - فالحمد للہ علیٰ ذالک !

خطبہ جمعہ

میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے بھی اور دنیا کے لئے بھی پہلے سے زیادہ برکتوں والا کرے

جماعت کی وسعت کے پیشِ نظر وقفِ جدید کو اتنے معلّمین ضرور ملنے چاہئیں جو اس کی ضرورت کو پورا کر سکیں

از سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ رصلح ۱۳۵۶ہش مطابق ۷ جنوری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہّد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"وقفِ جدید کے ۱۹ سال ۱۹۷۶ء کے آخر میں ختم ہو گئے اور یکم جنوری ۱۹۷۷ء سے وقفِ جدید کا بیسواں سال شروع ہوتا ہے۔ اس سے قبل میں اس کے آغاز کا دعا کے ساتھ اعلان نہیں کر سکا۔ دراصل

ہماری زندگی کا ہر مرحلہ

دعا سے شروع ہوتا ہے اور حمد و دعا پر ختم ہوتا ہے اور وہ مرحلہ اپنے دور میں دعاؤں کے ساتھ ہی کامیابی کی راہیں دیکھتا ہے۔ غرض آج میں وقفِ جدید کے بیسویں سال کا آغاز کرتا ہوں۔

جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی دوستوں کو اختصار سے بتایا تھا وقفِ جدید کا قیام میں سمجھتا ہوں اس لئے کیا گیا تھا کہ ایک مسلمان کا جو کم سے کم دینی معیار مقرر کیا گیا تھا اس کو قائم رکھا جا سکے۔ اگرچہ معلّمین وقفِ جدید میں کام کرتے ہیں ان کا علمی معیار جامعہ احمدیہ سے پاس ہونے والے شاہدین سے بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن الٰہی سلسلوں میں صرف علمی معیار ہی کوئی چیز نہیں ہوتا۔ اس سے زیادہ اہم روحانی معیار ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ دعاؤں کی عادت خدائے واحد و یگانہ پر کامل توکّل اسلام کا فدائی ہونا نوعِ انسان کی خدمت کی تڑپ دل میں پیدا ہونا اور اسی طرح کسی انسان کی جسمانی یا اخلاقی یا روحانی تکلیف کا ناقابلِ برداشت ہو جانا اصل چیز ہے اس قسم کا احساس دل میں پیدا ہو جانا زیادہ اہم ہے علمی معیار سے۔ اس معیار کو ہم تقویٰ کا معیار کہہ سکتے ہیں اس معیار کے پیدا کرنے کے لئے اور اس کے حصول کے لئے اور اس کے قیام کے لئے اور اس میں آگے بڑھنے کے لئے کسی "جامعہ" کی ضرورت نہیں ہے ہر مسلمان کو ہی اس میدان میں ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے کہ وہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے لیکن جن لوگوں پر

دینی اور روحانی ذمہ داریاں

زائد آپڑتی ہیں ان کو اس طرف زیادہ توجہ دینی ضروری ہو جاتی ہے اس لئے ہمیں عملاً یہ نظر آتا ہے کہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل بعض شاہد ایسے ہیں کہ حصولِ علم کے بعد یعنی دینی علمی معیار کافی بلند ہو جانے کے بعد بھی وہ دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ یہاں بھی اور انڈونیشیا کے بھی بعض نوجوان ایسے ہیں جنہوں نے اس معیار کو قائم کیا اور پھر وہ دوسرے کاموں میں لگ گئے جو شاہد دین کی خدمت پر ہی لگے رہے ان کا جب ہم موازنہ کرتے ہیں تو جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل وہ بھی ہیں کہ ان کی زندگی ہمہ وقت خدمتِ اسلام میں مصروف رہنے والی زندگی ہے اور قوم کو ان پر فخر کرنا چاہیئے کہ وہ بہتوں کی بھلائی کا سبب اور ذریعہ بنتے ہیں اور خدا کی نگاہ میں ان کی کوشش مقبول ہوتی ہے۔ سعی مشکور ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی کوشش کا نتیجہ ان کی کوشش سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو بھی اور دنیا کو بھی ملتا ہے۔ یہ ہماری نگاہ دیکھتی ہے اور کئی ایسے ہیں جو کوشش تو بظاہر دین کی راہ میں کرتے ہیں۔ لیکن بے ثمر کوشش جس کا نتیجہ نہیں نکلتا اور یہی وہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل۔

اس کے مقابلے میں جس نے ایک سال دینی تعلیم لی وقفِ جدید کے ماتحت اور جسے ہماری اصطلاح میں معلم کہا جاتا ہے ان میں ایسے ہیں جو ان شاہدین سے بہتر کام کر رہے ہیں۔ جنہوں نے جامعہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی اور انہوں نے ۶، ۷ سال لگائے اور ان پر بڑی محنت کی گئی۔ خود انہوں نے بھی محنت کی لیکن ان کی کوشش بے نتیجہ ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی سعی مشکور سعی نہیں ہوتی۔ ہماری جماعت میں صرف ان دو گروہوں کے درمیان ہی موازنہ اور روزمرّہ کا ایسا مشاہدہ ہی نہیں جو کیا جا سکتا ہے بلکہ وہ لوگ جنہوں نے نہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی نہ انہوں نے وقفِ جدید میں کم و بیش ایک سال تک تعلیم حاصل کی بلکہ اپنے طور پر ایک طرف انہوں نے تقویٰ میں آگے بڑھنے کی کوشش کی اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

کتب کا کثرت سے مطالعہ

کیا اور تدریس بھی کی اور انہوں نے لوگوں کو بھی کتب کے معانی بتانے کی کوشش کی وہ بعض دفعہ جامعہ کے فارغ التحصیل طلبہ سے بھی آگے نکل جاتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قبولیت کے حصول کے متعلق کہیں بھی ہمیں یہ شرط نظر نہیں آتی کہ جو جامعہ سے نکلے گا خدا تعالیٰ صرف اسے ہی قبول کرے گا۔ اور نیکی کی دیگر کوششیں خدا کے حضور قبول نہیں کی جائیں گی۔ یہ کہیں نہیں لکھا ہوا اور نہ عقل اسے باور کرتی ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اسلام کے مطابق زندگی گزاری جائے اور خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور جس وقت ہم خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کے عرفان کا ذکر کرتے ہیں تو سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں کہ روحانی ترقیات کا گویا ایک نہ ختم ہونے والا میدان ان کے سامنے کھل گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات کو اور نہ صفات کو ہم محدود ہستیاں اپنے احاطہ میں لا سکتی ہیں خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے انسان کی محدود کوششیں بہر حال اپنے احاطہ میں نہیں لا سکتیں اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو ہمیشہ آگے بڑھتے رہنے کا موقع دیا ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے اور حدیث میں بڑی وضاحت سے آیا ہے کہ جتنا جتنا کوئی خدا تعالیٰ کی قرب کی راہوں کو زیادہ پا لیتا ہے اور ان کو ڈھونڈ لیتا ہے اور پہلے کی نسبت اس کے اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ ایک بہت ہی بہتر اور پہلے سے اچھے پیار کا جلوہ اس کے اوپر ظاہر کرتا ہے یہ ایک ایسی کیفیت ہے جسے الفاظ بیان نہیں کر سکتے لیکن جو لوگ مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کو محسوس کرتے ہیں اور جن کے تجربے میں یہ باتیں آتی ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے پیار اور رضا کے حصول کے لئے انسان جو کوشش کرتا ہے وہ کسی ایک مقام پہ کھڑی نہیں ہو جاتی بلکہ ایک خاص مقام پر پہنچنے کے بعد ایک ارفع مقام اسے نظر آتا ہے صرف اس دنیا میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد جنت یعنی

اخروی زندگی کا ذکر

کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر دن اور چونکہ وہاں کے دنوں کا تو ہم تصور نہیں کر سکتے کہ کیسا ہو اس لئے کہنا چاہیئے) ہر گھڑی ایک نیا دروازہ کھلتا ہے ترقیات کا جنتیوں کے لئے اور وہ خدا تعالیٰ کے حسن کو اور زیادہ حسین شکل میں دیکھتے ہیں۔ آنے والے دن پچھلے دن کے مقابلہ میں زیادہ حسین ہوتے ہیں اور ہم اپنے محاورہ میں کہہ سکتے ہیں کہ جنتیوں کا مقام کچھ اور بلند ہو جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو کچھ اور زیادہ حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حسن کے جلوے کچھ اور ہی شان کے ساتھ ان کے اوپر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ پس یہ جو ترقی والا حصہ ہے یعنی روحانی ترقیات کا یہ ظاہری دینی معیار کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم ہے لیکن جو دینی معیار ہے اس کو بھی ہم نظر انداز نہیں کر سکتے اس کے لئے بھی قوم کو ہمیشہ چوکس اور بیدار رہ کر کوشش کرنی پڑتی ہے کہ وہ صراطِ مستقیم پا لینے کے بعد بے راہ رو نہ ہو جائیں۔

اسلام کی گزشتہ چودہ سو سال کی تاریخ میں یہ نظر آتا ہے کہ جگہ جگہ اور ملک ملک مسلمانوں میں بدعات پیدا ہو گئیں اور پھر ان کو دور کرنے کے لئے خدا نے اپنے نیک بندوں کو کھڑا کیا اور وہ کامیاب ہوئے پھر کچھ عرصہ گذرا تو کسی اور طرف سے شیطان نے حملہ کیا اور نئی قسم کی بدعات پیدا ہو گئیں۔ تاریخ کا یہ حصہ ہمیں بتاتا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کا زندہ رہنے والا حصہ (ایک حصہ ہمیشہ زندہ رہا ہے) اور وہ حصہ ہے جو ہمیشہ چوکس اور بیدار رہا ہے یعنی چودہ سو سال میں جس سال بدعات پیدا ہوئیں۔ وہاں لاکھوں کروڑوں بزرگ بندے خدا سے پیار کرنے والے اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بھی تو پیدا ہوئے پس دریا کا ایک وہ دھارا ہے جو اپنے راستے سے ہٹا نہیں اور اپنے بہاؤ پر جا رہا ہے اور وہ جس کی نہ گہرائی کا پتہ ہے اور نہ اس کی وسعتوں کا ہمیں علم حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی

خدا تعالیٰ کی ذات وصفات

جیسے تمثیلی زبان میں سمندر کہہ سکتے ہیں وہ اس کے قریب ہو رہے ہیں اور صراطِ مستقیم پر بحیثیت اُمتِ مسلمہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

غرض انہوں نے صراطِ مستقیم کو نہیں چھوڑا۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے بدعات بھی پیدا ہوئیں اور عجیب و غریب بدعات پیدا ہوئیں جس جگہ اسلام پھیلا وہاں کے پرانے مکینوں کی کچھ بدعات بھی آہستہ آہستہ واپس ان کے اندر لوٹ آئیں اس لیے مثلاً افریقہ کی تاریخ ہے جسے دنیا نے تو یہ کہا کہ یہ ظلمات میں گھرا ہوا خطہ ارض ہے مگر وہاں مسلمانوں کے اندر کچھ اس قسم کے نور نظر آتے ہیں کہ اسلامی تاریخ بتاتی ہے کہ وہاں بھی مجددین اور اولیاء اللہ پیدا ہوئے مثلاً حضرت عثمان فودی" جن کا میں نے پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے قریباً سو سال ان کا زمانہ ہے۔ انہوں نے اعلان ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ وہ اپنے علاقے سے ان بدعات کو دور کر دیں جنہوں نے اسلام کے چہرے کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے ان کو تکالیف بھی برداشت کرنی پڑیں ان کو لڑائیاں بھی لڑنی پڑیں ان کو ہلاک کرنے کے منصوبے بھی بنائے گئے لیکن جس غرض کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خاص علاقے کا مجدد بنایا تھا۔ اس میں وہ کامیاب ہوئے اور بدعات کو دور کر دیا لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد پھر ان کے ماننے والوں میں بھی دوسری قسم کی بدعات پیدا ہو گئیں ایک وقت آئے گا انشاء اللہ جب لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں علم رکھنے والے بھی اور

صراطِ مستقیم پر مضبوطی سے قائم رہنے والے

بھی جماعت احمدیہ میں پیدا ہوں گے اور جوں جوں جماعت میں وسعت پیدا ہوتی جائے گی وہ کام کو سنبھالتے چلے جائیں گے لیکن (اس وقت ہمارے مبلغین بھی ضرورت سے کم ہیں اور وقف جدید کے معلمین بھی تعداد سے کم ہیں اس لئے گذشتہ سال یہاں سے رضاکار معلمین کی ایک تحریک کی تھی۔ میں اس کام کے لئے "اعزازی معلمین" کی اصطلاح پسند نہیں کرتا ممکن ہے میری زبان سے غلطی سے نکل گیا ہو بہر حال مجھے یاد نہیں رہا) میری مُراد رضاکار معلم ہیں یعنی وہ جو وقف جدید کے معلم ہیں جنہیں تھوڑا بہت معاوضہ بھی ملتا ہے اور وہ وقف جدید کے انتظام کے تحت کام کر رہے ہیں ان کے علاوہ رضاکار معلمین کی ضرورت ہے۔ وقف جدید کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان کی تحریک کی گئی تھی لیکن جماعت کو اس کام کی اہمیت بتانے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ وہ منصوبہ یہ ہے کہ ہر گاؤں اور ہر قصبہ اور آبادی سے کچھ لوگ یہاں مرکز میں آکر ٹھہریں اور چند ماہ میں ان کو کچھ بنیادی باتیں بتائی جائیں اور چونکہ سارا دن انہوں نے یہی کام کرنا ہے اس لئے کچھ وہ مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کریں اور پھر وہ اپنے اپنے گاؤں یا قصبہ اور آبادی میں جا کر دوستوں کے کم سے کم دینی معیار کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے معلم بھی اور شاہد بھی ان میں بہت اچھے بھی ہیں اچھے بھی ہیں اور نچلے درجے کے بھی ہیں۔ بعض کو فارغ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن ان کی بڑی مانگ ہے جس کا مطلب ہے کہ جماعت میں ضرورت کا احساس ہے کہ انہیں معلم چاہئیں۔ جماعت میں ضرورت کا احساس موجود ہے کہ انہیں شاہد مبلغ چاہئیں لیکن ضرورت کے اس احساس کے مطابق جتنا احساسِ ذمہ داری ہونا چاہیئے وہ جماعت میں نہیں ہے نہ شاہد کے لئے جامعہ احمدیہ میں اتنے میٹرک پاس نوجوان آتے ہیں کہ وہ ہماری ضرورت کو پورا کر دیں اور نہ وقف جدید کو اتنے معلم ملتے ہیں کہ وقف جدید جو کام کر رہی ہے یعنی یہ کہ کم سے کم جو معیار ہے قوم کو اس سے نیچے نہ گرنے دیا جائے اس ضرورت کو پورا کر دیں اور جو انہیں کا کام ایک اور رنگ میں کرنے والے رضاکار معلم ہیں ان کے بارے میں بھی ذمہ داری کا احساس نہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں اگر جماعت اس طرف توجہ کرے تو ایک وقت میں سینکڑوں رضاکار معلم یہاں آ جائیں۔ اس طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے ہر گاؤں اور ہر آبادی سے یہاں آنے چاہئیں شہروں کو نسبتاً زیادہ ضرورت ہے لیکن ہمارے تمام دیہات جو ہیں ان میں سے ایک یا دو آدمی آ جائیں۔ ایک وقت میں ایک آ جائے پھر دو ہو جائیں پھر تین ہو جائیں پانچ دس ایسے ہوں جن کو دین اسلام کے بنیادی اعتقادات اور ابتدائی اصول ازبر یاد ہوں۔ کچھ احادیث ان کو یاد ہوں قرآن کریم کے کچھ حصے ان کو یاد ہوں جو اخلاقی مسائل ہیں وہ ان کو یاد ہوں اور ایک دو سال کے بعد پھر وہ دو تین مہینوں کے لئے آ جائیں تاکہ ان کا علمی معیار اور بلند ہو جائے (جماعت کو جہاں ضرورت کا احساس ہے وہاں

جماعت کو میں بتانا چاہتا ہوں

کہ وہ اس کے مطابق اپنے اندر ذمہ داری کا احساس بھی پیدا کریں تاکہ ان کی ضرورت پوری ہو جائے۔ اگر ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا نہ ہو تو ضرورت کیسے پوری ہو جائے گی۔ مرکز کی طرف سے آٹے کے مجسمے تو ان کے پاس بنا کر نہیں بھجوائے جا سکتے۔ اور نہ پتھر کے بت اس کام کے لئے تراشے جا سکتے ہیں بتوں کو اور غیر اللہ کے جو دوسرے مظاہر ہیں کسی رنگ میں لکڑی کے یا بتوں کے یا تمثالات کے ان کو توڑنے کے لئے اور ان کو جلانے کے لئے اسلام آیا ہے۔ اور اب اس زمانے میں اسلام کے اندر احمدیت قائم ہوئی ہے۔ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے انسان نے جو کام کرنا ہے وہ تو انسان نے ہی کرنا ہے جو کام ایک جذبہ رکھنے والے اور ہمیشہ خدا اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے دل نے کرنا ہے وہ تو ایسے دل نے ہی کام کرنا ہے۔ جس کام کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے واقفیت کی ضرورت ہے وہ کام تعلیم اور واقفیت کے علاوہ ہو ہی نہیں سکتا اس کیلئے تو علم پھیلانا پڑے گا۔ اعتقادات بتانے پڑیں گے۔ بعض ایسی باتیں ہیں جن کا محافظ کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے اور ان میں سے ایک نماز جنازہ ہے

زندگی اور موت انسان کے ساتھ

لگی ہوئی ہے اس لئے ہر جگہ ایسے آدمی ہونے چاہئیں جو نماز جنازہ پڑھا سکیں ہماری جماعت میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کی تعلیم کافی ہے۔

لیکن جماعت سے باہر دنیا میں مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض دفعہ یہ اطلاع بھی آجاتی ہے کہ ایک آبادی کا جو معلم اور ملاں ہے اُسے نماز جنازہ کے الفاظ کا بھی پتہ نہیں یا نکاح کے لئے آیات ہیں کیونکہ ایک دوست نے بتایا کہ ایک جگہ ایک مولوی صاحب تھے ان کو نماز جنازہ میں جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ آتی تھی تو انہوں نے وہی دعا جو جنازہ میں پڑھی جاتی ہے پڑھ کر اعلان نکاح کر دیا۔ غرض جو نکاح کے وقت پڑھنا چاہیئے۔ اس کا بھی پتہ نہیں تھا اس لئے اگر ہم نے دوسرا فرق نہیں کروائی جس طرح اس وقت بہتوں کے چہرے پر ہنسی آگئی ہے۔ کیونکہ بات ہی ایسی ہے تو ہمیں یہ بات سوچنی پڑے گی اور اس قسم کی بنیادی باتیں یاد کروانی پڑیں گی۔ یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ سو دو سو سال کے بعد ہمارے متعلق بھی یہ باتیں مشہور ہونے لگ جائیں بعض چیزیں ہر وقت ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہیں ان سے متعلقہ مسائل یاد ہونے چاہئیں۔ مثلاً نکاح ہے ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صحت اور عمر دے تو اس کو یہ تجربہ بھی کرنا پڑتا ہے اور ایسے لوگ چاہئیں جو اعلان نکاح کے وقت اور اس جوڑ کے وقت جو بڑا اہم ہے اور بڑا نازک بھی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ یہ اعلان کریں کہ یہ جوڑ قائم ہو گیا ہے۔ لیکن اگر اعلان کرنے والے اس کی اہمیت ہی نہ سمجھیں اور اس مسئلہ ہی کو نہ جانیں تو پھر بہت سی برکات اور دعاؤں سے ایسے لوگ محروم ہو جائیں گے۔ یہ تو ہم پسند نہیں کرتے۔

(وقف جدید کا سارا کام

چلانے کے لئے پیسے کی بھی ضرورت ہے تاہم پیسے کی اہمیت سب سے آخر میں ہے اصل تو وہ دل ہیں جن کے اندر خدا تعالیٰ کا پیار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت شعلہ زن ہے کئی دفعہ غیر پوچھتے ہیں کہ آپ کو اتنے پیسے کہاں سے آجاتے ہیں؟ میں ان کو جواب دیا کرتا ہوں کہ ہماری دولت سکے اور روپیہ ذخیرہ نہیں ہے ہماری دولت وہ دل ہیں وہ مخلص دل جو سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں۔ پھر کسی اور جگہ ہمیں جانے کی ضرورت نہیں خدا کے در پر جانے کی ضرورت ہے ہمارے لئے ایک ہی در ہے۔ خدا کرے کہ ایسے سینے ہمیشہ جماعت کے اندر رہیں اور ان میں دھڑکنے والے دل ہمیشہ ہی مخلص اور ایثار پیشہ دل بنے رہیں۔

غرض وقف جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی رقم ہوتا ہے۔ جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو تاکہ جو جماعت کی ضرورت ہے۔ وہ پوری ہو۔ اور ضرورت کے احساس اور ذمہ داریوں کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور محفوظ رکھے اس سلسلہ میں صرف وقف جدید نہیں بلکہ ساری جماعت کا یہ کام ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے رسائل شائع کرے اوّل تو یہ ضروری ہے کہ ہمارے ہر بچے کو پڑھنا آتا ہو۔ اردو کی عبارت پڑھنی آتی ہو ویسے ہمارے بہت سے ایسے احمدی دوست ہیں جو اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے لیکن میں وہ عالم اس لئے دوسری چیز پڑھنا آتا ہو کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ سُننا بھی آتا ہو" یعنی دین کی باتیں سُننے کا شوق پیدا ہو اور سُنانے والے بھی موجود نہ ہوں۔ مثلاً جو دوست ہماری مساجد میں خطبہ جمعہ سُنتے رہتے ہیں ان کا علم دوسروں کی نسبت بہت بڑھ جاتا ہے کیونکہ

مختلف مسائل کے متعلق باتیں

ہوتی رہتی ہیں پس بنیادی باتوں کے متعلق جو رسائل ہیں وہ بچوں کے ہاتھ میں دے جائیں۔ ایسے رسائل کا کثرت سے شائع ہونا بھی بڑا ضروری ہے ایک تو بنیادی علمی باتیں ہیں یا آئندہ کی خبریں ہیں یا روحانیت کے بلند مقام تک پہنچانے کے لئے جو کوشش ہے وہ تو اپنی جگہ بہت ضروری ہے مگر وہ تو انتہا ہے اور انتہا بہرحال بلند بھی ہے اور اہم بھی ہے ابتداء سے۔ لیکن اگر ابتداء ہی نہیں تو انتہاء کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ ابتداء سے دینی تعلیم کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یعنی جب بچہ سُننے کے قابل ہوتا ہے اس وقت سے دینی تعلیم سکھانا شروع کرنا چاہیئے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے اور بڑا نمایاں فرق محسوس کیا ہے۔ مثلاً ایک خاندان ہے اس کا بچہ جب سُننے کے قابل ہوتا ہے یعنی بات سُن کر سمجھ لیتا ہے تو والدین اس کے کان میں نیکی کی باتیں ڈالتے ہیں چنانچہ جن بچوں کے کانوں میں بچپن سے دین کی باتوں کی آواز پڑتی ہے۔ وہ بڑے ہو کر ان بچوں کے مقابلہ میں ہزار گنا لاکھ گنا بلکہ کروڑ گنا اچھے ہوتے ہیں جن کے ماں باپ کہتے ہیں بچہ آپ ہی پڑھ جائے گا آپ ہی سیکھ جائے گا۔ اس لئے وہ ان کے کانوں میں کوئی نیکی کی بات نہیں ڈالتے۔

پس دوست اپنے بچوں میں سُننے کی خواہش بھی پیدا کریں اور ان کو سُنانے اور پڑھانے کی خود اپنے اندر بھی عادت پیدا کریں کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جو بیان سکھایا تھا وہ بنیادی علم ہے جس میں سارے علوم آجاتے ہیں۔ وہ اس زمانے میں ہر پہلو سے عروج کو پہنچ گیا ہے اس لئے اس زمانہ میں ترقی اسی آدمی کے مقدر میں ہے جو علم کی طرف توجہ کرتا ہے میں اس وقت علّمہ البیان کی تفسیر میں تو نہیں جاؤں گا۔ یہ اپنی ذات میں ایک بڑا لمبا مضمون ہے اس وقت میں بتا یہ رہا ہوں کہ (وقف جدید نے جن چھوٹے چھوٹے دیہات میں معلم بھیجے ہیں وہاں جو دوسری ضروریات ہیں وہ بھی پوری ہونی چاہئیں۔ ان کے پاس لٹریچر ہونا چاہیئے۔ لوگوں کے اندر سُننے کی اور خود ان کو سنانے کی عادت ڈالنی چاہیئے تاکہ وہ

اسلام کی ابتدائی تعلیم کو نہ بھولیں

(ہفت روزہ بدر قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء)

جو رضاکار معلم ہیں وہ بھی ہمیں ملنے چاہئیں۔ تین مہینے کا یہاں کورس ہے وہ یہاں تین مہینے رہیں۔ دینی کتب پڑھیں اور مسائل سیکھیں۔ ان کو یاد رکھیں۔ بعض باتیں ان کو یاد کروائی جائیں۔ ہماری کم سے کم جو ضرورت ہے وہ تو ہر جگہ بہرحال پوری ہو جانی چاہئیں۔ اس میں تو کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ دراصل وقف جدید کے بیسویں سال کے آغاز کا اعلان ہے خدا کرے ہر نیا سال پہلے سے زیادہ برکتوں والا ہو ہمارے لئے بھی اور دنیا کے لئے بھی۔)

آج صبح ہمارے ایک مخلص بزرگ اور بھائی

محترم ملک غلام فرید صاحب کی وفات

ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ملک صاحب کی ساری زندگی ہی حقیقی وجذبہ کے ساتھ گذری (جس کے میں نے ابھی ذکر کیا ہے) آپ نے غیر ممالک میں ہمارا جو تبلیغی پروگرام ہے اس میں بھی حصہ لیا ہے۔ جرمنی بھی مبلغ رہے انگلستان میں بھی رہے جو تعلیم کی کوششیں ہیں جماعت کی ان میں بھی حصہ لیا۔ مجلس تعلیم میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ کام کیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں بھی بڑے لمبے عرصہ تک کام کرتے رہے۔ اور پھر آخر میں بہت ہی اچھا سب سے اچھا کام کرنے کی توفیق ملی۔ ویسے پہلے کام بھی اسی سلسلہ میں تھے لیکن نمایاں ہو کر قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور قرآن مجید کے تفسیری نوٹ انگریزی میں تیار کرنے کا کام ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ تینوں کی ایک کمیٹی تھی جس نے انگریزی ترجمہ کا کام کیا اور جو مختصر تفسیری نوٹوں والا کام تھا۔ اور کچھ ترجمہ کو revise کرنے کا کام تھا۔ اسے ملک صاحب مرحوم نے اپنی آخری عمر میں بڑی محنت کے ساتھ ایک ایک لفظ کی تحقیق کر کے مکمل کیا جو انگریزوں کے لئے بھی حیرانی کا باعث بنا یعنی اگر وہ غیر مسلم تھے اور انہوں نے قرآن مجید سیکھنے کی کوشش کی تو ان کے لئے بھی حیرانی کا باعث تھا۔ اور باعث برکت تھا۔ ان احمدیوں کے لئے بھی جو تریباً ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا ایک بڑا حصہ انگریزی دان بھی ہے۔ تفسیری نوٹ شارٹ نوٹس کی شکل میں ہیں۔ جس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تفسیری نوٹس اردو میں ہیں انہیں کے اوپر بنیاد رکھ کر مرحوم ملک صاحب رضی اللہ عنہ نے تفسیری نوٹ تیار کئے ہیں۔ [illegible] اپنا کام کرتی ہے جو [illegible] اس دنیا [illegible] ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ جب ایک ذن جاتا ہی ہے اور

ہمیشہ کی زندگی ہے جس میں کے اندر ہمیں داخل ہونا ہے تو اس کے لئے زیادہ فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ نے بڑی پیاری زندگی گزاری ہے۔ ان میں دینی غیرت بھی بڑی تھی اور اطاعت بھی بڑی تھی۔ یعنی خلافت کی اطاعت اور نظامِ جماعت کی اطاعت۔ ایک چھوٹا سا واقعہ مجھے یاد آگیا ہم قادیان میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام وقارِ عمل منایا کرتے تھے۔ یہاں اس شکل میں اب وقارِ عمل نہیں ہوتے۔ وہاں تقریباً سارے خدام اور انصار شامل ہوا کرتے تھے۔ اور ان کے ارد گرد رضاکار پہرہ دے رہے ہوتے تھے اور روایت یہ بن گئی تھی کہ ہر شخص وہاں آئے اور کوئی شخص بغیر اجازت کے اس علاقے سے باہر نہ نکلے۔ ایک دن کوئی ایک تہائی وقت گزرا تھا۔ ایک رضاکار نے آکر مجھے کہا (میں ان دنوں صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھا) کہ ملک غلام فرید صاحب آئے اور تھوڑی دیر بعد ہی چلے گئے میں نے ان کو روکا تو انہوں نے مجھ کو بازو پکڑ کر پرے دھکیل دیا اور چلے گئے۔ اس نے اپنی طرف سے شکایت کی میں چونکہ ملک صاحب کو جانتا تھا۔ اس لئے میں نے ان کی بات سُن لی۔ میرا خیال تھا کہ میں خود ہی بات کر لوں گا۔ ان سے کیا قصّہ ہے میں جانتا تھا کہ وہ بغیر اجازت کے اس طرح جانے والے نہیں۔ دوسری طرف ملک صاحب کو کسی نے کہہ دیا کہ شاید میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی شکایت کی اس بات پر قلافت سے جو ان کو پیار تھا اور محبت تھی اس کی وجہ سے وہ سخت گھبرائے کہ یہ کیا ہو گیا ہے چنانچہ ان کا میرے پاس خط آگیا کہ آپ نے کیوں میری شکایت کر دی مجھ سے تو بات کر لی ہوتی۔ میں آپ کو اصل وجہ بتا دیتا۔ خیر میں نے ان کو بتایا کہ میں نے کوئی شکایت نہیں کی وہ کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ "ریویو آف ریلیجنز" کی اشاعت کے سلسلہ میں میں نے گاڑی پکڑنی تھی۔ اسی دن جس دن وقارِ عمل تھا لیکن مجھ سے یہ رہا نہیں گیا اور میں نے کہا وقارِ عمل میں شامل ہونا ثواب ہے تو میں تھوڑی دیر کے لئے آکر شامل ہو جاتا ہوں کیونکہ گاڑی کا جو وقت تھا اس سے پہلے مجھے تھوڑا سا وقت مل جاتا تھا کہ میں وقارِ عمل میں بھی شامل ہو جاؤں اور گاڑی بھی پکڑ لوں (غالباً وہ لاہور جا رہے تھے) تو اس عرصہ کے لئے میں وقارِ عمل میں شامل ہوا۔ اور مجھے جتنا وقت میسّر تھا۔ میں نے وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ اور اس کے بعد میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں تھا کہ میں اجازت لیتا میں نے کہا پھر بعد میں بات کر لوں گا۔ سو میں چلا گیا۔ میں نے ان سے کہا آپ نے بڑا اچھا کیا گو یہ ہے تو ایک چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن اس میں ان کو جو پیار اور تعلق خلافت سے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور جو ان کا احساس تھا۔ اپنی ذمہ داری کو نباہنے کا وقت پر ریویو شائع ہو جائے وہ بھی ظاہر ہوتا ہے اور جو تھوڑا سا وقت ایک نیکی کے کرنے کا ان کو ملا تھا۔ اور جسے وہ پورا ثواب سمجھتے تھے اور اللہ تعالیٰ ثواب دے ہی دیتا ہے ایسے نیت والے آدمیوں کو تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ تین گھنٹے وقارِ عمل میں شامل نہیں ہو سکتے تو چلو ایک گھنٹہ ہی شامل ہو جائیں بس ایک ایسا وجود ہم سے جُدا ہوا ہے ایک تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی جو اولاد ہے اور دوسرے عزیز واقارب جو وہ پیچھے چھوڑ گئے ہیں ان پر بھی رحمت نازل کرتا رہے اور ان کا بھی خاتمہ بالخیر کرے۔ ہم سب کا خاتمہ بالخیر کرے اور

ہم دُعا کرتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے وجود کثرت سے جماعت میں پیدا ہوتے رہیں اخلاص کے لحاظ سے بھی علم کے لحاظ سے بھی اور ہر وقت فدائیت کے ساتھ خدمتِ اسلام کا جو جذبہ ہے اس لحاظ سے بھی اور ہماری علمی میدان کی جو ضرورتیں ہیں اللہ کرے کہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو ان ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

ملک صاحب مرحوم کی نماز جنازہ عصر کی نماز کے بعد چار بجے بہشتی مقبرہ کے میدان میں پڑھی جائیگی دوستوں کو چاہیئے کہ احمدیت کے ایسے بزرگ اور فدائی کی نماز جنازہ میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ ہمارا بھی اپنے لئے بھی دعا کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور جانے والے بھائی کے لئے بھی دعا کا خاص موقع مل جاتا ہے۔

ایمان افروز واقعہ

ماہ فروری ۱۹۷۷ء کے آخری ہفتہ میں موضع شورت میں عین اسی محلہ میں رات کے بارہ بجے آگ نمودار ہوئی جہاں گزشتہ سال احمدیت کے خلاف باہر سے مخالفین آکر زہر افشانی کرتے تھے اس آگ کو بجھانے کے لئے جماعت احمدیہ ناصر آباد کے انصار و خدام شورت پہنچے اور شورت کے احمدی دوستوں کو لا کر آگ بجھانے اور آتش زدگان کی جائیداد بچانے کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈال کر مصروف عمل رہے اور قریب تھا کہ آگ سارے گاؤں کو اپنی لپیٹ میں لے لے مگر قابو پا لیا گیا۔ محترم غلام نبی صاحب پڈر کی قیادت میں احباب جماعت رات کے بارہ بجے سے لے کر صبح تک آتش زدگان کی مدد میں مصروف رہے۔ خاکسار اور محترم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت جب شورت گئے تو وہی غیر از جماعت دوست جو گزشتہ سال چار سے اشد ترین مخالف تھے ان کی زبان احمدیوں کی ثناخواں تھی۔

مورخہ ۳/۳/۷۷ کو محترم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت شورت کی قیادت میں جماعت شورت ان غیر احمدی بھائیوں کی مدد میں مصروف رہی۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد نے گھاس اور لکڑی کے علاوہ نقدی بھیج کر ان کی پوری پوری مدد کی۔ اور متعدد مکانات کی چھتیں مکمل کیں ان ہمارے غیر از جماعت بھائیوں پر اس وقت بڑا ہی نیک اثر پڑا ہے اور ہماری جماعت کے اس اقدام سے گرد و نواح پر بھی بڑا اچھا اثر پڑا ہے۔ اس محلہ میں (جہاں آگ لگی تھی) ہمارے ایک احمدی بھائی عبد اللہ ڈار صاحب کا مکان بھی ہے ان کے مکان کے گرد و نواح میں سب مکان جل رہے تھے اور صرف ان کا مکان محفوظ رہا ان کا بیان ہے کہ میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں خواب میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ میرے مکان پر تشریف فرما ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ ہم نے تمہارے مکان کو آگ سے بچا لیا ہے۔ اب لاؤ کھانا۔ یہ سنتے ہی میں بیدار ہو گیا باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آگ ہی آگ نظر آرہی ہے۔ سخت گھبرایا لیکن خواب کو یاد کر کے میری گھبراہٹ مدھم پڑ گئی آگ کو ادھر سے ہوا لے جاتی اور میرے مکان تک شعلے پہنچ کر واپس ہو جاتے اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ "آگ تو تیرے غلاموں کی غلام ہے" کا نظارہ بچشم خود دیکھ لیا۔

اسی طرح ایک اور احمدی دوست مکرم غلام حسن صاحب نے ایک کوٹھار میں ایک غیر احمدی کے پاس شالی (دھان) ایک حصہ میں رکھی ہوئی تھی۔ اس کوٹھار کو آگ لگی دائیں بائیں دھان جل کر خاکستر ہو گئی۔ لیکن اس کی دھان اس دامان سے بچ گئی فالحمد للہ علیٰ ذالک موضع شورت کے غیر احمدی دوستوں پر جماعتِ احمدیہ کے اس حسین سلوک کا بڑا گہرا اثر پڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان لوگوں کو مہدیٔ آخر الزمان کی جماعت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہو اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔

خاکسار:- شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ

دُعائے مغفرت

افسوس کہ استاذی المکرم ماسٹر غلام احمد صاحب وانی ابن حضرت مولوی عبد الصمد صاحب صحابی رضی اللہ عنہ ترکہ پورہ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۷۷ء کو ایک ہمبر آزما اور طویل علالت کے بعد صبح ساڑھے نو بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت حلیم الطبع اور کم گو بزرگ تھے اور ذکرِ الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ لڑکے اور ایک لڑکی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ مولا کریم سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ احباب کرام سے بھی مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- محمد عبد اللہ فرخ مبلغ ترکہ پورہ

تقریر بموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۶ء (قسط اوّل)

ہستی باری تعالیٰ — سائنٹفک نظریات کی روشنی میں

از مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی ایچ ڈی - ایم - ایس سی ریڈر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۶ء کے پہلے روز مورخہ ۲۶ دسمبر کو پہلے اجلاس میں مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی ایچ ڈی نے "ہستی باری تعالیٰ — سائنٹفک نظریات کی روشنی میں" کے عنوان پر جو علمی تقریر فرمائی۔ افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں قسط وار شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو توحید باری کے قیام میں ممد بنائے۔ آمین ———— (ایڈیٹر بدر)

تمہید

الحمد للہ سب سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اُس نے آج مجھے موقعہ عطا فرمایا کہ مَیں اُس ذات پاک تبارک و تعالیٰ اپنے خالق و مالک محسن و محبوب خدا کا ذکر اس عظیم روحانی اجتماع میں کروں۔ مَیں اسی بابرکت ہستی سے استعانت طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھ ناچیز ناتوان کمزور و گنہگار کی مدد فرمائے۔ وما توفیقی اِلّا باللہ علیہ توکلتُ و الیہ اُنیب —

ہمارے جلسہ سالانہ میں ہر سال ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر رکھی جاتی ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا موضوع تمام مذاہب کی جان ہے۔ کیونکہ مذہب کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اعلیٰ درجہ کا ایمان جو عین الیقین اور حق الیقین کے مرتبے پر لے جاتا ہے اور جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر پورا اطمینان حاصل ہوتا ہے وہ اس کے قدرتوں والے کلام سے حاصل ہوتا ہے جو وہ اپنے نبیوں پر زمانۂ قدیم سے نازل فرماتا رہا ہے۔ اور موجودہ سائنس کے عروج کے زمانے میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السّلام پر نازل ہوا اور آپؑ نے اعلان فرمایا:—

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

نیز فرمایا:—

ہیں دیکھتے کہ طرح کسی مہ رُخ پہ آئے دل
کیوں کر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں تو گفتار ہی سہی
حُسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

نیز فرمایا:—

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کا یہ نہایت اہم پہلو ہے جو خدا تک مقام پر لے جاتا ہے۔ یہ ایک وسیع مضمون ہے اور اس وقت میرا مقصد صرف اس بات کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ عقلی دلائل یقین کے جن معیار پر لے جاتے ہیں اس سے اُوپر ایک اور اطمینان کا مقام ہے جسے حاصل کرنے کی دعوت اللہ تعالیٰ کے انبیاء زمانہ قدیم سے دیتے چلے آئے ہیں۔ جس طرح سائنس کے میدان میں مادی اشیاء کے بارے میں عین الیقین مشاہدات سے حاصل ہوتا ہے اسی طرح روحانیت کے میدان میں نبیِّ الہام کے ذریعہ اس درجہ کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کے کئی پہلو ہیں۔ اور اس وقت خاکسار کی تقریر کا پہلو اُن نشاناتِ ہستی باری تعالیٰ کو پیش کرنا ہے جو کائناتِ عالم کی وسعت اور کمال اور اُس کے حکیمانہ نظام اور اس کی تدریجی ترقی کو دیکھ کر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس عالم کون و مکان کا ایک خدا ہونا چاہئیے۔ مجرد عقل گو ہے کے مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن ہونا چاہئیے کا یقین جسے علم الیقین کہتے ہیں ہمارے اندر پیدا کر سکتی ہے اور عین الیقین اور حق الیقین کے درجوں تک پہنچنے کی تڑپ اور تمنا ہمارے اندر پیدا کر سکتی ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی ہستی کی طرف جو عقلی دلائل رہنمائی کرتے ہیں اُن پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔

قرآن مجید نے جہاں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے روحانی ذرائع کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں بار بار ہمیں اس طرف بھی متوجہ فرمایا ہے کہ تم عقل سے کام لو۔ اس کائناتِ عالم زمین اور آسمان اور دیگر مخلوقات پر غور و فکر کرو۔ اور سوچو کہ کیا یہ سب کارخانۂ عالم مع اپنے حکیمانہ نظام کے محض اتفاق کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:—

"اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

اِن آیاتِ کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تحریر فرماتے ہیں:—

"جب دانشمند اور اہلِ عقل انسان زمین اور آسمان کے اجرام کی بناوٹ میں غور کرے اور رات اور دن کی کمی بیشی کے موجبات اور علل کو نظرِ عمیق سے دیکھتے ہیں اُنہیں اُس نظام پر نظر ڈالنے سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل ملتی ہے۔ پس وہ زیادہ انکشاف کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں اور اس کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کروٹ پر لیٹ کر یاد کرتے ہیں۔ جس سے ان کی عقلیں بہت صاف ہو جاتی ہیں۔ پس جب وہ ان عقلوں کے ذریعہ سے اجرام فلکی اور زمین کی بناوٹ احسن اور اولیٰ میں فکر کرتے ہیں تو بے اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ ایسا نظام ابلغ اور محکم ہرگز باطل اور بے سود نہیں بلکہ صانع حقیقی کا چہرہ دکھا رہا ہے پس وہ الوہیت صانع عالم کا اقرار کر کے یہ مناجات کرتے ہیں کہ یا الٰہی تو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے وجود سے انکار کر کے نالائق صفتوں سے تجھے متصف کرے تو ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ یعنی تیرا انکار کرنا عین دوزخ ہے اور تمام آرام اور راحت تجھ میں اور تیری شناخت میں ہیں۔ جو شخص کہ تیری سچی شناخت سے محروم رہا وہ حقیقت اسی دُنیا میں آگ میں ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۱۶)

اِن آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے ذرائع پر نہایت ہی دلکش انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور عقلی دلائل کا جو موضوع ہے اور غور و فکر کو جو اہمیت حاصل ہے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ نیز ہمیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں تحقیق کا صحیح طریق سکھلایا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں تحقیق محض صرف اُس فلسفی کی طرح نہ کریں جس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی عقل کی حدود سے کائناتِ عالم پر نظر ڈال کر یہ پتہ لگائے کہ آیا اس کا کوئی بنانے والا ہے یا نہیں اور جس نتیجہ پر بھی وہ پہنچے اُسے اپنی علمی معلومات کے خزانے میں جمع کر دے اور بس۔ قصہ ختم — نہ ہی اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایسی عظیم ہستی ہے تو وہ اس سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا قرب تلاش کرے ...... ہم خدا تعالیٰ کے بارے میں تحقیق اُس سالک کی طرح کریں جو یہ کہتا ہے کہ اگر مَیں معلوم کر لوں کہ میرا اور اس دنیا کا کوئی بنانے والا ہے تو مَیں اُس عظیم الشان محسن کے پیار کا بھوکا ہوں۔ اور اُس کے قرب کے بغیر میری زندگی جہنم کی زندگی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کیا خوب فرماتے ہیں:—

زندہ وہی ہیں یار جو خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پر گر اُس سے ہیں جُدا
اُس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مُدّعا
جنّت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا

خلق کائنات کی دلیل

ایک عرب کے بدو سے کسی نے پوچھا کہ تیرے پاس خدا کی کیا دلیل ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ جب کوئی شخص جنگل میں سے گذرتا ہوا ایک اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ کسی اونٹ کا گذر ہوا ہوگا۔ اور جب صحرا کی ریت پر آدمی کے پاؤں کے نشان پاتا ہے تو یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گذرا ہے تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں کے اور یہ آسمان مع اپنے سورج اور چاند ستاروں کے دیکھ کر اس طرف خیال نہیں جاتا کہ اس کا بھی کوئی بنانے والا ہو گا؟

کیا ہی سادہ لیکن سچا اور فطرت کے مطابق یہ جواب ہے!! سائنس کی ترقی نے تو اب ایسے کائنات کا منظر پیش

کیا ہے جس کی وسعت اور کمال اور جس کا حکیمانہ نظام دنیا کے بہترین دماغوں کو دنگ کر دیتا ہے اور سائنس کی ہر تحقیق اللہ تعالیٰ کی ہستی کی اِسی دلیل کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔

آئیے! آج ہم کائناتِ عالم اور اس کے حالات پر غور کریں اور سوچیں کہ کیا یہ کائنات معہ اپنے بے شمار عجائبات کے کسی اتفاق کا نتیجہ ہو سکتی ہے؟ یا کسی قدرتوں والے اور علم والے supreme intelligence یا supreme power کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

یہ زمین جس پر دُنیا کی تین ارب سے زیادہ آبادی بستی ہے اور جو باوجود گول ہونے کے اپنی عظیم الشان وسعت کی وجہ سے چپٹی نظر آتی ہے جس کا قطر قریباً آٹھ ہزار میل ہے یہ ایک Planet (سیارہ) ہے جو سورج کے گرد گھوم رہا ہے۔ اور اس جیسے کئی اور بھی سیارے ہیں۔ جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ بعض ہماری زمین سے بڑے ہیں۔ جیسے مشتری۔ زحل۔ ہرشل اور بعض چھوٹے ہیں جیسے عطارد اور مریخ۔

ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں نہ یادہ چھوٹے سیارے ہیں جو Asteroids کہلاتے ہیں۔ وہ بھی سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ دُم دار تارے یعنی Comets بھی سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔

جس طرح چاند ہماری زمین کے گرد گھوم رہا ہے اسی طرح دوسری بڑی زمینوں کے چاند بھی ہیں جو ان کے گرد گھوم رہے ہیں۔

سورج جو اس نظام شمسی کا ایک مرکز ہے وہ ہماری زمین سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہے۔ روشنی جو ایک سیکنڈ میں ۱۸۶۰۰۰ میل طے کرتی ہے سورج سے نکل کر ہم تک پہنچنے کے لئے ۸ منٹ لگاتی ہے اور نظام شمسی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کے لئے ۱۱ (گیارہ) گھنٹے لیتی ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سورج کس قدر گرم ہے اور کس قدر روشنی دینے والا ہے۔ کیونکہ ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل کے فاصلے پر بھی اس کی روشنی اور گرمی اس قدر شدید محسوس ہوتی ہے۔ سورج میں چالیس لاکھ ٹن کی کمیت کا مادہ ہر سیکنڈ توانائی میں منتقل ہو رہا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایٹم بم (Atom Bomb) بنانے میں کس قدر رقم اور محنت اور وقت درکار ہے۔ لیکن سورج سے اس قدر توانائی نکل رہی ہے کہ جو بے شمار ایٹم بموں کے برابر ہے اور سورج کروڑوں سالوں سے اتنی توانائی مہیا کر رہا ہے۔

سورج کو ہمارے نظام شمسی میں بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ وہ اس نظام کا مرکز ہے لیکن جب ہم ایک اور بالا نظام کی طرف نظر اُٹھاتے ہیں جس کا وہ فرد ہے تو اُس کی حیثیت بالکل ہیچ معلوم ہوتی ہے۔

بیسویں صدی کے مشاہدات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہمارا سورج ایک نہایت وسیع کہکشاں جو [illegible] کہلاتی ہے اس کا ایک فرد ہے۔ اور اُس جیسے کم و بیش ایک کھرب یعنی دس ہزار کروڑ سورج ہماری کہکشاں میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہماری کہکشاں کے تمام سورجوں کو دنیا کی آبادی میں تقسیم کر دیا جائے تو ہم میں ہر فرد کے حصہ میں کوئی ۳۰ سورج آجائیں گے۔ رات کو جو ہمیں تارے نظر آتے ہیں وہ دراصل سورج ہیں چونکہ وہ بہت دور ہیں۔ اس لئے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ ان کے فاصلہ کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جہاں سورج سے ہم تک روشنی پہنچنے کے لئے ۸ منٹ لگتے ہیں۔ وہاں نزدیک سے نزدیک تارے سے روشنی آنے کے لئے چار سال سے زائد عرصہ درکار ہے۔ اور ہماری کہکشاں کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی پہنچنے کے لئے کم و بیش ایک لاکھ سال درکار ہیں۔ پہلے سمجھتے تھے کہ ہمارا سورج کہکشاں کے مرکز میں ہے۔ لیکن بیسویں صدی کی تحقیقات نے ثابت کر دیا کہ ہمارے سورج کو اس وسیع کہکشاں میں کوئی امتیازی مقام حاصل نہیں۔ وہ مرکز کہکشاں سے اس قدر دور ہے کہ مرکز سے ہمارے سورج تک روشنی پہنچنے کے لئے تیس ہزار سال لگتے ہیں۔

ہماری کہکشاں میں کھرب سورج ہیں۔ لیکن سب ایک جیسے نہیں۔ کسی کا رنگ نیلا ہے، کسی کا لال۔ ہمارا سورج پیلے رنگ کا ہے۔ پھر مختلف سورجوں کے حجم میں وزن میں کمیت میں ان کی گرمی اور روشنی میں نیز دیگر خواص میں فرق ہے۔ ان کی روشنی کا تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر سورج کی شان نرالی ہے۔ اور اپنے خالق کی شان کی نشان دہی کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں:۔

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

قرآن مجید نے کس لطیف انداز میں آسمانوں اور زمینوں کے حسن کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ فرمایا:۔

"اَفَلَمْ یَنْظُرُوْٓا اِلَی السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ
كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَزَیَّنّٰهَا وَمَا لَهَا
مِنْ فُرُوْجٍ ۔ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا
وَاَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِیْجٍ تَبْصِرَةً
وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ"
(سورۃ ق)

"کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا ہے اور اُسے زینت دی ہے۔ اور اُس میں کوئی شگاف نہیں ہے اور زمین کو ہم نے بچھایا ہے اور اُس میں پہاڑ بنائے ہیں۔ نیز ہم نے اس میں ہر قسم کے خوبصورت جوڑے بنائے ہیں۔ ہماری طرف ہر جھکنے والے بندے کے لئے اس بات میں بصیرت اور نصیحت ہے"

سائنس نے بتایا ہے کہ یہ آسمان و زمین پہلے سے اس حالت میں نہیں تھے بلکہ پہلے [illegible] کی شکل میں تھے۔ اور اس سے ترقی کرتے کرتے یہ بے شمار [illegible] اپنے کمال کو پہنچے اور اب [illegible] Evolution یعنی تاروں کا ارتقاء علم ہیئت کے اندر ایک نہایت ہی اہم اور دلچسپ مضمون ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھو کہ عقلی طور پر قرآن شریف نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر کیا کیا عمدہ اور بے مثل دلائل دیئے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى۔ یعنی خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ہر ایک شے کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی۔ پھر اس شے کو اپنے کمالاتِ مطلوبہ حاصل کرنے کے لئے راہ دکھلا دی"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص[illegible])

(باقی)

اخبارِ قادیان

★۔ مکرم نظام الدین صاحب آف ماریشس اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے ہمراہ مورخہ ۹ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۷ کو واپس تشریف لے گئے۔

★۔ چند یوم قبیل مکرم ماسٹری محمد دین صاحب درویش کو بخار ہوا اور اُس کے ساتھ ہی پرنادمہ کا عارضہ ہو گیا۔ ٹیکہ لگایا گیا جس کے نتیجہ میں انفیکشن ہو گئی اس کا اپریشن کیا گیا ہے اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ صحتِ کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

★۔ مکرم محمد سعید صاحب انور موڈھائی اہلیہ صاحبہ نسوانی عارضہ کے سبب ایک سال سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ مورخہ ۷ کو امرتسر سرکاری ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے مورخہ ۷ کو واپس قادیان آچکی ہیں۔ ایک ماہ بعد ایک اور اپریشن ہوگا۔ احباب شفائے کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

★۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف امریکہ (متوطن حیدر آباد) مع اپنے دیگر عزیزوں کے مورخہ ۱۵ کو چند روز کے لئے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے چونکہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو امریکہ میں کئی سال کا عملی تجربہ حاصل ہے اس لئے موصوف نے احمدیہ محلہ کے مختلف مریضوں کا طبی معائنہ کیا اور مفید مشورے دیئے۔ اس سلسلہ میں وہ مریضوں کو دیکھنے کے لئے احمدیہ شفاخانہ میں بھی وقت دے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

جلسہ ہائے مصلح موعودؓ

لجنہ اماء اللہ شیموگہ اور لجنہ اماء اللہ سرلونیا گاؤں کی طرف سے جلسہ مصلح موعودؓ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم نذیر احمد صاحب باجوہ آف لندن کی لڑکی عزیزہ مسرت بیگم باجوہ بہت بیمار ہے۔ اور ہسپتال میں داخل ہے۔ تمام بزرگان اور احباب جماعت سے عزیزہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد قادیان۔

۲۔ محترمہ اعجازی بیگم صاحبہ کے ایک مقدمہ کی بحث مورخہ ۱۸ مارچ کو ہو رہی ہے موصوفہ مقدمہ میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ شاہجہانپور۔

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ جماعت احمدیہ شیموگہ

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد سوانتی پالیہ شیموگہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ اس مبارک جلسہ کی صدارت کرم رمیر شفیع الرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیموگہ نے کی۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم میر سراج الحق صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نظم پڑھی۔ بعدہٗ صدر صاحب جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

اس تقریب کی پہلی تقریر کرم محمد عثمان صاحب نے "وادی مکہ سے آفتاب رسالت کا طلوع" پر کی۔ دوسری تقریر عزیزم انصار الحق طالب علم پی۔یو۔سی نے "آنحضرت صلعم کا بچپن" کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر عزیزم شمس الدین مبارک صاحب نے "آنحضرت صلعم کی سیرت و سوانح" پر بزبان کنڑ کی۔ چوتھی تقریر کرم محی الدین صاحب نے "حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا اُسوۂ حسنہ" پر کی۔ پانچویں تقریر کرم شیخ محمود صاحب نے "آنحضرت صلعم کا دنیا میں پیدا کردہ انقلاب" پر کی۔

بعدہٗ مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام آنحضرت صلعم کی شان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

چھٹی تقریر کرم غضنفر محمود صاحب نے "آنحضرت صلعم کے اُسوۂ حسنہ" پر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد عزیز محمد سلیمان نے اپنی لکھی ہوئی تقریر "آنحضرت صلعم صفائی کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے" سنائی۔ ساتویں تقریر کرم منصور احمد صاحب نے "حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی سیرت و سوانح" پر انگریزی زبان میں کی۔

آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے "آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ" پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم سید جعفر صادق صاحب نے سلام بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنایا اور بعد دعا یہ مبارک مجلس برخواست ہوئی۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ۔

۲۔ [illegible]

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء رات دس بجے مکرم منور احمد صاحب کے گھر پر جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔ آخر پر احباب جماعت کو آنحضرت صلعم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ بعد دعا یہ مبارک جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ شیموگہ۔

۳۔ یادگیر

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۷۷ء مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ سیرت النبیؐ اپنی پوری شان سے منایا گیا۔

تلاوت قرآن پاک محترم محمد ابراہیم صاحب تیماپوری نے کی مکرم ولی خان صاحب نے نظم سنائی۔ پہلی تقریر خاکسار کی "رسول اللہ صلعم کے احسانات بنی نوع پر" کے عنوان پر ہوئی۔ دوسری تقریر کرم محمد خواجہ صاحب غوری کی زیر عنوان "رحمۃ للعالمین" ہوئی تیسری تقریر مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی "حضرت امام مہدیؑ کا عشق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے" کے عنوان پر ہوئی۔

آخر میں صدر مجلس نے فرمایا کہ ہمیں حضرت رسول اللہ صلعم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے۔ اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو جانا چاہیئے۔ اپنی تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ حاضرین مجلس کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار۔ نذیر احمد سیکرٹری تعلیم و تربیت یادگیر۔

۴۔ آسنور

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۷۷ء بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ آسنور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت کرم عبدالوہاب صاحب نائب زعیم انصار اللہ بڑی شان اور عقیدت سے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ جو کہ کرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون نے کی۔ نظم کرم بشارت احمد صاحب ڈار نے سنائی۔ جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار ماسٹر عبدالحکیم وانی کی زیر عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" پر ہوئی۔ کرم ماسٹر عبدالرحیم صاحب شمس نے اپنی ایک نعتیہ نظم کشمیری زبان میں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ جلسہ کی دوسری تقریر کرم سعید احمد صاحب ڈار کی زیر عنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حجۃ الوداع" پر ہوئی۔ آخر میں ایک اردو نعتیہ نظم سنائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے اپنے صدارتی خطاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے فرمایا کہ واقعی حضرت محمدؐ انسان کامل تھے اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ اپنا کر انسان بڑے بڑے کمالات حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد مکرم عبدالقادر صاحب بیگ امام الصلوٰۃ نے اجتماعی دعا کرائی اور اجلاس برخواست ہوا۔ رات کو چراغاں کیا گیا۔

خاکسار۔ عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ آسنور۔

۵۔ ناصر آباد

مورخہ ۳ مارچ ۱۹۷۷ء کو ناصر آباد جامع مسجد میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محمد شعبان صاحب ڈار بی۔ اے نے کی نظم مکرم غلام احمد صاحب قوال نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور نائب صدر نے کی آپ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب پڈر ایم اے نے ایک نظم پڑھی۔

آخری اور صدارتی تقریر صدر جلسہ نے کی آپ نے سیرت طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ اور آخر پر جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ شیخ حمید اللہ مبلغ ناصر آباد۔

۶۔ لجنہ اماء اللہ یادگیر

لجنہ اماء اللہ یادگیر نے بروز جمعہ محترمہ محمودہ اکبر حسین صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم منایا۔ تلاوت قرآن کریم خود صدر محترمہ نے کی بعدہٗ محترمہ خواجہ بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلعم کی چند احادیث بہنوں کے گوش گذار کیں۔ عزیزہ امۃ الباسط نسیم نے آپ کی شان میں نعت پیش کی۔

پہلی تقریر عزیزہ وسیم بیگم نے "آنحضرت صلعم کی بعثت کا پہلا دن" کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر محترمہ عذرا مظفر صاحبہ نے "آنحضرت صلعم کی پاک سیرت" کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد ایک نظم محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں محترمہ رشید جہاں صاحبہ نے "آنحضرت صلعم کا حسن سلوک بچوں سے" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے "وہ صدیقی اور امین تھا" کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسارہ نے "آنحضرت صلعم کے پاکیزہ خصائل" بعد واقعات کی روشنی میں بہنوں کو بتائے۔ بعدہٗ ناصرات کی تین چھوٹی بچیوں نے آپؐ کی شان میں سلام پڑھا۔

آخر میں صدارتی خطاب میں محترمہ صدر صاحبہ نے کہا کہ ہر ایک مقررہ نے آپؐ کی شان میں تقاریر کیں اور مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے آپؐ کی سیرت جتنی بھی بیان کی جائے وہ کم ہے۔ آپ سارے جہان کے لئے نمونہ تھے۔

خاکسارہ۔ امۃ المتین رضوانہ سیکرٹری لجنہ یادگیر۔

۷۔ پونچھ

مورخہ ۳ مارچ بروز جمعرات رات ۸ بجے زیر صدارت محترم چوہدری شمس الدین صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم منور احمد صاحب تنویر اور نظم کرم محمد دین صاحب نے پڑھی۔ کرم نثار احمد صاحب اختر نے "آنحضرت صلعم کا غلاموں سے حسن سلوک" کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر کرم داؤد احمد صاحب نے "آنحضرت صلعم کا اپنے دشمنوں سے حسن سلوک" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد کرم منور احمد صاحب تنویر نے نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانامؐ" پڑھی۔ نظم پڑھنے کے بعد آپ نے "آنحضرت صلعم کے پاکیزہ خصائل" پر تقریر کی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار بشارت احمد بشیر مبلغ کی تھی۔ خاکسار کی تقریر کا موضوع تھا۔ "رسول کریم صلعم کا صنف نازک پر احسان"

آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار۔ بشارت احمد بشیر مبلغ پونچھ

۸۔ شاہجہانپور

مورخہ ۴ مارچ بعد نماز عشاء احمدی اسٹڈ کو میں خاکسار کی زیر صدارت اجلاس کی کاروائی عزیز محمد زاہد صاحب قریشی کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ عزیز عبدالباسط صاحب خفی نے نظم پڑھ کر سنائی۔ مکرم قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات پر تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ جس یقین اور جس معرفت اور بصیرت کے ساتھ جماعت احمدیہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مناتی ہے غیر احمدی اس کا عشر عشیر بھی پیش نہیں کر سکتے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔

بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔ باپردہ خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔

خاکسار۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ

۹۔ کیرنگ

جماعت احمدیہ کیرنگ میں مورخہ ۲۷/۳ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں محترم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد ہوا۔

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ایم بی بی ایس کی تلاوت کلام پاک اور خالد احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم جلال الدین خان صاحب بی۔اے نے "مکی زندگی" پر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے "حضور کی بچپن کی زندگی" پر مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے "مدنی زندگی" پر مکرم فضل محمد صاحب نے "اخلاق فاضلہ" پر مکرم یا لیسین خان صاحب نے "محمد رسول اللہؐ کا احسان فرقہ نسواں" پر مکرم منور احمد صاحب بی۔اے نے "عائلی زندگی" پر مکرم معین الدین خان صاحب نے "خاتم النبیین" پر تقاریر کیں۔

آخر میں خاکسار نے "سیرت پاک رحمۃ اللعالمین" پر تقریر کی۔ بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ کیرنگ۔

۱۰۔ سورو

مورخہ ۱۲/ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا۔ یہ جلسہ احمدیہ مسلم لائبریری ہال میں مکرم مولوی غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم حفیظ اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی اے نے اُردو میں اور مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر نے اُڑیہ میں نعت پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم سید رشید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کی ہوئی موضوع تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتمیت" مکرم سجاد احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پڑھا۔ مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے اُڑیہ زبان میں سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر تقریر کی۔ اِس تقریر کے بعد مکرم شیخ مختار حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو نے "آنحضرتؐ کی تعلیمات اور اُمت طرز عمل" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی اے نے نظم پڑھی۔

مکرم مولوی سید غلام مہدی ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے اُردو زبان میں آنحضرتؐ کی سیرۃ طیبہ کے موضوع پر تقریر کی اور پھر سید رشید احمد صاحب کی مختصر تقریر کے بعد محترم مولوی صاحب نے دُعا کروائی۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ عبد الستار خاں احمدی سیکرٹری تبلیغ سورو

۱۱۔ سکندر آباد

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ ۱۳/ مارچ ۱۹۷۶ء بمقام مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد بوقت ۵ تا ۷ بجے شام بصدارت محترم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد منانے کی توفیق دی۔

سب سے پہلے محترم مولوی عبد اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تلاوت پاک فرمائی۔ بعد ازاں مکرم عبد القیوم صاحب ولد مکرم سیٹھ محمد علی صاحب مرحوم نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم عتیق الرحمٰن صاحب نے (جنہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے اور تبلیغ کا ایک جوش اپنے اندر رکھتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد محترم احمد عبد الحمید صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ آنحضرتؐ کی زندگی ہر دور سے گذری ہے اور ہر دور میں آپ نے ایک کامل نمونہ ہمارے لئے پیش فرمایا ہے۔ اِس کے بعد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے تقریر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام شفاعت اور رحمۃ للعالمین ہونے پر روشنی ڈالی۔ اِس کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے تقریر کی اور سورۃ جمعہ کی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد دراصل ظلی رنگ میں آنحضرت صلعم کی دوبارہ آمد ہے۔ اِس کے بعد مکرم احمد عبد الحکیم صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی اور تلقین فرمائی کہ اس بابرکت جلسہ میں جو کچھ سُنا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بعد ازاں خاکسار نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔ اِس جلسہ میں عورتیں بھی کثیر تعداد میں بہ رعایت پردہ شریک رہیں نیز کچھ دیر کیلئے محترم سیٹھ نور محمد الہ دین صاحب (جو حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحبؓ کے بھتیجے ہیں) نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزائے خیر دے۔ آمین۔ خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سکندر آباد

۱۲۔ تالگرام:-

مورخہ ۳/ مارچ ۱۹۷۶ء بروز بدھ زیرِ صدارت خاکسار جماعت احمدیہ تالگرام میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم رفیق احمد صاحب نے اور نظم خاکسار نے اور بنگالی نظم مکرم انوار حسین صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مسلم حسین صاحب نے کی اس کے بعد مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب نے آنحضرت صلعم کی سوانح پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم انوار حسین صاحب نے اسلامی تعلیم پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے "عالمگیر نبی صلعم کے عالمگیر اخلاق" کے عنوان پر تقریر کی* بعد دُعا جلسہ برخواست کیا گیا۔ خاکسار۔ عبد المطلب مبلغ

فہرست عطیہ دہندگان دریاں و پردہ جات
برائے مرکزی مساجد قادیان

قادیان کی مرکزی مساجد (مسجد اقصیٰ۔ و مسجد مبارک) کے لئے احباب جماعت میں دریاں اور پردہ جات کے انتظام کے سلسلہ میں تحریک کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مخلصین و مخیر احباب کو اِس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان معطی احباب کے ایمان و اخلاص اموال۔ کاروبار۔ رزق۔ اور ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے آمین۔ دُعا کے لئے فہرست شائع کی جا رہی ہے۔

۱۔ مکرم میاں محمد حسین صاحب آف کلکتہ۔ پچاس عدد دریاں۔ و اٹھارہ عدد پردہ جات۔

۲۔ خاندان محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ۔ اٹھارہ عدد پردہ جات۔

۳۔ مکرم سید شریف احمد صاحب۔ کیلیفورنیا۔ بذریعہ مولانا محمد صدیق صاحب مبلغ واشنگٹن وامریکہ۔ تیرہ عدد دریاں۔

۴۔ احباب جماعت احمدیہ قادیان۔ } آٹھ عدد دریاں۔
۵۔ لجنہ اماءاللہ قادیان۔ }

۶۔ مکرم اللہ دتہ صاحب جلنگھم۔ انگلینڈ۔ تین عدد دریاں۔

۷۔ " محمد یامین صاحب ندیم۔ " دو عدد دریاں۔

۸۔ " انوار الحق صاحب بھوبنیشور۔ اُڑیسہ۔ ایک دری۔

۹۔ " غلام ہادی صاحب بھدرک اُڑیسہ۔ ایک دری۔

۱۰۔ " محمد بشیر الدین صاحب حیدر آباد۔ ایک دری۔

۱۱۔ " قریشی محمد صادق صاحب شاہجہانپور۔ ایک دری۔

۱۲۔ " قریشی محمد عابد صاحب " ۔ ایک دری۔

۱۳۔ " ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب بذریعہ کرم محمد رفیق صاحب بلیک برن انگلینڈ۔ ایک دری۔

۱۴۔ اِس کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(i)۔ کرم عبد الستار صاحب کوٹیلہ۔ اُڑیسہ۔

(ii)۔ کرم شیخ محمد صادق صاحب۔ بالاسور۔ اُڑیسہ۔

(iii)۔ مکرم رشید احمد صاحب۔ چینتہ کنٹہ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترم ڈاکٹر سید جلال الدین شاہ صاحب آف لبنہ ان دنوں مالی مشکلات سے پریشان ہیں۔ نیز اُن کے ایک لڑکے مکرم بشیر الدین شاہ صاحب شارٹ ہینڈ کا امتحان دینے والے ہیں۔ اور عزیزان ناصر احمد شاہ صاحب اور منیر الدین شاہ صاحب دسویں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی مشکلات دور فرمائے اور تمام بچوں کو کامیاب کر دے۔ خاکسار۔ سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید۔

۲۔ میری بچی عزیزہ مطہرہ خاتون پہلے بھی اسکالرشپ کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہے اور اب ساتویں کلاس کے سکالرشپ کا امتحان دے رہی ہے۔ عزیزہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ شیخ تبارک سب پوسٹ ماسٹر گجی درتا اُڑیسہ۔

۳۔ مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ چند ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و سلامتی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرما دے۔ آمین۔

موصوف نے درویش فنڈ میں ۱۰/ روپے صدقہ میں ۵/ روپے اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

۴۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی آنسا احمد ۲۸/ مارچ سے B.Com کا امتحان دے رہا ہے۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اُس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ نیز خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد

(برائے صوبہ یوپی و راجستھان)

جملہ جماعتہائے احمدیہ یوپی و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مؤرخہ ۲۸/۳ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق حسابات کی پڑتال اور وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۸ ۳/۷۷	مین پوری . علی پور کھیڑہ . بھوگاؤں	۲۲ ۴/۷۷	۲	۲۴ ۴/۷۷
امروہہ	۲۹ ۳/۷۷	۲	۱ ۴/۷۷	صالح نگر	۲۴	۱	۲۵
سردار نگر	۲ ۴/۷۷	۱	۳	ساندھن	۲۵	۱	۲۶
بریلی	۳	۱	۴	جے پور . مؤظمہ باد	۲۷	۲	۲۹
شاہجہانپور . کٹیا	۴	۳	۷	اُودے پور . کشن گڑھ	۲۹	۲	۱ ۵/۷۷
لکھنؤ	۷	۱	۸	کامٹہ	۱ ۵/۷۷	۱	۲
گونڈہ	۸	۱	۹	دہلی	۳	۱	۴
فیض آباد	۹	۱	۱۰	میرٹھ انچولی . ہاپوڑ	۴	۳	۷
بنارس . بدوہی	۱۰	۲	۱۲	انبیٹہ	۷	۱	۸
کانپور	۱۲	۲	۱۴	سہارنپور . بجوپورہ			
فتح پور . ہوا . دھن سنگھ پور	۱۴	۲	۱۶	بہادرآباد . رڑکی .	۹	۳	۱۲
راٹھ . مسکرا . موودھا	۱۶	۳	۱۹	دان پور			
چرگاؤں	۲۰	۱	۲۱				
ننگلہ گھنو	۲۱	۱	۲۲	قادیان	۱۴ ۵/۷۷	-	-

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

الحمدللہ کہ میرا بیٹا عزیز عبدالرشید بدر، سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب کرام کی دعاؤں سے صحتیاب ہوگیا ہے۔ معالج ڈاکٹروں نے عزیز کو اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ آج ۱۲/۳ کو عزیز اپنی تعلیم کے سلسلہ میں لدھیانہ روانہ ہوگیا ہے۔ عزیز کی بیماری کے دنوں میں جس طور پر احباب جماعت نے اپنی خصوصی دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد کی اور خطوط کے ذریعہ ہمیں حوصلہ دیے رکھا۔ میں سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ احباب کرام اپنی مخلصانہ دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو آئندہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے۔ اس سے متعلق ہماری دلی مرادیں پوری کرے اور پھر کبھی بھی ایسی پریشانی دیکھنی نہ پڑے۔ آمین۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم عبدالرب صاحب آف گونڈہ (یوپی) کو مؤرخہ ۴ فروری ۱۹۷۷ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے "عَبْدُ الْحَیّ" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و صالح بنائے آمین۔ خاکسار: بشیر احمد طاہر۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ کی شائع کردہ

تبلیغی کتب

(۱) پیارے خدا کی پیاری باتیں
(۲) مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے۔
(۳) مسلمانوں کی ترقی کی صرف ایک راہ۔
(۴) اہلِ اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں۔
(۵) احمدیت کے متعلق پانچ سوالات کے جوابات۔
(۶) خدا تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ۔
(۷) ایک چیلنج دربارہ امام الزمان۔

نوٹ:۔ کارڈ آنے پر فہرست کتب مع قیمت، مفت ارسال کی جائے گی۔

خط و کتابت کا پتہ:۔

YUSUF AHMAD ALLADIN
ALLADIN BUILDINGS,
SAROJINI DEVI ROAD,
SECONDERABAD.
(A.P.)

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
Phones. 52325/52686. P.P

ویرائٹی
چپل پروڈکٹس کانپور

پائیدار بہترین ڈیزائن پر:۔
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز ←

(کمنھیا بازار – ۲۹/۴۲)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:۔

THE KERALA HORNS EMPORIUM
T.C. 38/1582 MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN:- 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔!!

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004,
Phone No. 7636.

"تازہ وضاحت بابت انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ"

جملہ احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سابقہ کے نیز منتخب کئے جانے والے عہدیداران کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بزرگان کی طرف سے سہ سالہ انتخاب برائے سال ۱۹۷۷ تا ۱۹۸۰ء اور اسی طرح سہ سالہ انتخابات برائے سال ۱۹۸۰ تا ۸۳ء کے متعلق مندرجہ ذیل تازہ وضاحت موصول ہوئی ہے۔ اس وضاحت کی روشنی میں سہ سالہ انتخابات برائے ۱۹۷۷ء کی کارروائی کی تکمیل کروا کر اپنی رپورٹیں نظارت ہذا میں جلد بھجوادی جائیں۔ تاکہ جلد از جلد ان کی منظوری بھجوائی جا سکے۔ رپورٹ میں خاص طور پر اس اعلان کا حوالہ دیکر لکھا جائے کہ اس میں مندرجہ ہدایات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ارشاد یہ ہے:۔

"سہ سالہ انتخابات (۱۹۷۷ تا ۱۹۸۰ء) میں صدر جماعت کے لئے لازمی ہے کہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتا ہو۔ اور اگلے تین سالوں میں وہ خود قرآن مجید باترجمہ پڑھے اور اپنی جماعت کے ۳۳ فیصدی افراد کو قرآن مجید ناظرہ پڑھائے تو آئندہ (۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء) کے سہ سالہ انتخاب میں صدر منتخب ہو سکے گا۔ لیکن موجودہ ہونے والے سہ سالہ انتخاب کے لئے صرف صدر جماعت کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ قرآن مجید ناظرہ جانتا ہو۔ اگر کسی جماعت میں ایسا صدر منتخب ہو جائے جو قرآن مجید ناظرہ بھی نہ جانتا ہو۔ مگر دیگر وجوہ کی بناء پر وہ صدر بننے کا اہل ہو۔ تو اس سے یہ عہد لیا جائے۔ کہ وہ اس عرصہ میں قرآن مجید ناظرہ پڑھ لے۔"

امید ہے کہ امراء اور صدر صاحبان اس وضاحت کی روشنی میں اپنی اپنی جماعت کے عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی کی جلد تکمیل کرائیں گے۔ اور مبلغین وانسپکٹر صاحبان بھی جہاں جہاں انکی موجودگی میں انتخابات ہوں۔ اس بات کا خیال رکھیں گے کہ اس وضاحت کے مطابق کارروائی ہوئی ہے اور مرکز کو بھجوائی جانے والی رپورٹ پر وہ اس بات کی تصدیق بھی کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری گذارش

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے انتخابات کے سلسلہ میں تازہ وضاحت اسی پرچہ میں دوسری جگہ شائع کی جارہی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدیداران کے انتخابات کے سلسلہ میں لگائی گئی پابندیوں میں کچھ نرمی کردی گئی ہے۔ لہذا جن جماعتوں کے عہدیداران کا تاحال انتخاب نہیں کرایا گیا ہے۔ وہ مہربانی فرماکر انتخاب کی کارروائی مکمل کرکے جلد از جلد اپنی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوادیں گے۔ نیز اگر کوئی جماعت سابقہ شرائط کی روشنی میں اپنے انتخاب کی کارروائی پر نظر ثانی کرنا چاہتی ہے۔ تو ایسی جماعتیں بھی اپنی تازہ رپورٹ یکم اپریل ۱۹۷۷ء تک نظارت ہذا میں بھجوادیں تاکہ عہدیداران کی منظوری کے سلسلہ میں جلد ضروری کارروائی کی جا سکے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تنزانیہ کے ایک عالم دین کی سلسلہ حقہ احمدیہ میں شمولیت

مبلغ تنزانیہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے ایک عالم دین نے بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کردیا ہے الحمدللہ!

مکرم ملک صاحب موصوف سونگیا کے مقام سے اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

"یہاں سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ NAMA BENGO واقع ہے وہاں کے ایک عالم دین مکرم خلیفہ عباسی صاحب نے بیعت کرکے سلسلہ حقہ احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کردیا ہے۔ اعلان کے ساتھ ہی آپ نے اپنے علاقہ میں بڑے اخلاص کے ساتھ تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دینا شروع کردیا ہے۔"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں انکی جدوجہد کو کامیاب اور خیر وبرکت کا موجب بنائے آمین۔ (الفضل مورخہ ۲/۲/۷۷ء)

اخبار بدر کی توسیع اشاعت کی اپیل

ہر احمدی اس بات کو جانتا ہے۔ کہ اخبار بدر ہمارا مرکزی آرگن ہے جو مرکز احمدیت قادیان سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے اور اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی خیریت۔ قادیان کے حالات۔ نظارتوں کے اعلانات شائع ہوتے ہیں۔ اور اخبار بدر تربیتی، تبلیغی، روحانی علمی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جماعتوں کے مردوں، عورتوں اور نئی نسل کی تعلیم وتربیت کے مقاصد بھی پورا کرتا ہے۔ اس لئے میں عہدیداران، مبلغین اور احباب جماعت کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ ہر جماعت میں، ہر ذی استطاعت احمدی کے گھر میں اخبار بدر کا پرچہ جاری ہونا چاہیئے۔ اور مخیر دوست عطایا دیکر غیر از جماعت کو اور لائبریریوں۔ سکولوں۔ کالجوں کے لئے اخبار بدر جاری کرائیں۔ تاکہ اخبار بدر کی اشاعت وسیع ہو۔

اس زمانہ میں پریس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے اپنے قومی پریس اور آواز کو مضبوط بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ لہذا پوری کوشش کی جائے۔ کہ کوئی گھرانہ ایسا نہ رہے جس میں اخبار بدر نہ جاتا ہو۔ نظارت تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ نظارت کی اس اپیل کو کامیاب بنائیں گے۔ اور اخبار بدر کی خریداری کو بڑھائیں گے اور اپنی مساعی سے نظارت کو بھی اطلاع دیکر ممنون فرمائیں گے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

کتاب "احمدیت" کی اشاعت

تبلیغی ضروریات کے پیش نظر نظارت دعوۃ وتبلیغ قادیان، مولوی ابوالحسن صاحب ندوی کی تصنیف "قادیانیت" کا جواب شائع کر رہی ہے۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اس کتاب کا مبسوط جواب بعنوان "احمدیت" دیا ہے۔ یہ کتاب قریباً ۴۲۵ صفحات پر مشتمل ہوگی۔ جس کی قیمت مبلغ چار روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔

احباب قبل از وقت اپنے اپنے آرڈر بک کروالیں۔ تاکتاب کے شائع ہوتے ہی انہیں ارسال کردی جائے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اور وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلص بھائیوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں، ان میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے بتدریج وصول ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنیوالے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

جن احباب کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں ان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ یاددہانی کروائی جاچکی ہے ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق رقوم ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔

یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں ــــ!

ناظر بیت المال آمد قادیان